تبصرہ کیا ہے۔ ان ہی کے الفاظ میں خلاصہ یہ ہے۔

کسی کی بات کو بغیر تنقیح و تحقیق کے قبول نہیں کیا جا سکتا اس لیے مستشرقین کے علم وفضل سے مرعوب ہو کر کوئی بات قبول نہیں کی جا سکتی۔ رہی اچھی اور سچی بات تو یہ دوست سے ملے یا دشمن سے --- کلمۂ حق مومن کا کھویا ہوا مال ہے، جہاں کہیں مل جائے، مومن ہی اس کا زیادہ حق دار ہے۔

کتاب سفید کاغذ پر چھاپی گئی ہے اور گتے کی اچھی جلد سے مزین ہے مگر کتابت کی اغلاط اسی طرح اس میں موجود ہیں جس طرح ہماری عمومی کتابوں میں ہوتی ہیں۔ کتاب کی اغلاط پر افسوس کا اظہار کیا کیا جائے کہ ناشرین اس جانب توجہ دینا ہی نہیں چاہتے۔ (ادارہ)

---

# اسلام اور عیسائیت

مؤلف : بشیر احمد حسینی

ناشر : مکتبہ مدنیہ، ۱۷- اردو بازار، لاہور

سالِ اشاعت : درج نہیں

صفحات : ۵۱۲

قیمت : ۱۲۰ روپے

مولانا بشیر احمد حسینی مطالعۂ مسیحیت سے دلچسپی رکھنے والے مسلم اہلِ علم میں اجنبی شخصیت نہیں۔ اُنھوں نے سترہ برس پہلے پادری برکت اللہ ایم - اے کی تالیف "توراتِ موسوی اور محمد عربی کی تعبیرات اور تشریحات کی تردید میں "آخری نبی ﷺ اور توراتِ موسوی" [شور کوٹ: مکتبہ محمودیہ (۱۹۷۶ء)، ص ۴۶۲] شائع کی تھی۔ اس کتاب میں اُنھوں نے دوسرے مباحث کے ساتھ کتاب استثناء کی مندرجہ ذیل پیش گوئی پر شرح و بسط کے ساتھ گفتگو کی تھی۔

اور خداوند نے مجھ سے کہا کہ وہ جو کچھ کہتے ہیں سو ٹھیک کہتے ہیں۔ میں ان کے لیے ان ہی کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اُس کے منہ میں ڈالوں گا اور جو کچھ میں اُسے حکم دوں گا وہی وہ ان سے کہے گا۔ اور جو کوئی میری اُن باتوں

کو جن کو وہ میرا نام لے کر کہے گا، نہ سُنے تو میں ان کا حساب اُس سے لوں گا۔ لیکن جو نبی گستاخ بن کر کوئی ایسی بات میرے نام سے کہے جس کے کہنے کا میں نے اُس کو حکم نہیں دیا یا اور معبودں کے نام سے کچھ کہے تو وہ نبی قتل کیا جائے۔ اور اگر تُو اپنے دل میں کہے کہ جو بات خُداوند نے نہیں کہی ہے اُسے ہم کیوں کر پہچانیں؟ تو پہچان یہ ہے کہ جب وہ نبی خُداوند کے نام سے کچھ کہے اور اُس کے کہے کے مطابق کچھ واقع یا پورا نہ ہو تو وہ بات خُداوند کی کہی ہوئی نہیں بلکہ اُس نبی نے وہ بات خود گستاخ بن کر کہی ہے۔ تُو اُس سے خوف نہ کرنا۔

مولانا بشیر احمد حسینی کی زیر نظر تالیف "اسلام اور عیسائیت" میں اس سلسلے کو مزید آگے بڑھایا گیا ہے۔ اس میں نبی اکرم ﷺ کے بارے میں تورات اور اناجیل کی اٹھارہ پیش گوئیوں کی تشریح اور تعبیر کی گئی ہے۔ تورات اور اناجیل کی ان پیش گوئیوں کو مسیحی اہلِ قلم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام یا بعض دوسری شخصیات پر منطبق کرنے کے لیے مختلف النوع توجیہات پیش کی ہیں۔ مولانا حسینی نے ان اہلِ قلم پر گرفت کی اور بعض مقامات پر بہت سخت گرفت کی ہے۔ اُنھوں نے اپنی تشریح و توجیہ کی تائید میں مسیحی اہلِ قلم سے بھی استفادہ کیا ہے۔

کتاب اپنے موضوع کے اعتبار سے دلچسپ ہے مگر اس میں مناظرانہ تحدّی کے بجائے عالمانہ انکسار پیشِ نظر رہتا تو زیادہ مفید ہوتا۔ مؤلف نے آغازِ کتاب میں جو "پانچ ضروری باتیں" درج کی ہیں۔ ان میں آخری بات تحدّی کا لہجہ لیے ہوئے ہے یعنی "اگر کوئی صاحب ان بشارات کا جواب لکھنے کے لیے قسمت آزمائے اور قلم اٹھائے تو اُسے اس بات کو خصوصی طور پر مدِ نظر رکھنا اور اس پر عمل پیرا ہونا ہوگا کہ اس کتاب کا جواب صفحہ وار اور بالتفصیل لکھے۔ اگر وہ ایسا کرنے سے قاصر ہوگا تو ہم اُسے جواب نہیں بلکہ سراب تصوّر کریں گے۔

کتاب کا عنوان بہت عمومی ہے جب کہ کتاب کے موضوع میں تخصیص پائی جاتی ہے۔ "وجہ تالیف" کے تحت جو کچھ لکھا گیا ہے، اسے پڑھتے ہوئے محسوس ہوتا ہے کہ مؤلف ابتداءً کتاب کا عنوان "آسمانی آوازیں" رکھنا چاہتے تھے مگر بعد میں اسے ترک کر کے "اسلام اور عیسائیت" کا عنوان اپنایا گیا ہے۔

سفید کاغذ، مناسب طباعت اور سنہری ڈائی دار جلد کے ساتھ کتاب کی قیمت مناسب ہے۔

(ادارہ)